شہداء فی سبیل اللہ کا مرتبہ

مفتی سیاح الدین آف کاکاخیل

(۳)

چونکہ شہداء فی سبیل اللہ نے محبوب کو جان دینے کی قدر و قیمت جان لی اس لیے ان کی طرف سے سب زندہ مسلمانوں کو یہ پیغام ہے کہ:

جاں بجاناں دہ وگرنہ از تو بستاند اجل
خود تو منصف باش اے دل ایں نکو یا آں نکو

بلکہ اُن کی یہ خواہش بھی ہے کہ وہ دوبارہ زندہ ہوں اور پھر شہید ہو کر شہادت کے مزے اور اجر و ثواب لوٹیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں بہت سی روایتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے سے عالم برزخ کے بہت سے ان حقائق کا علم عطا فرمایا جو ہم عام انسانوں کے لیے غیب ہیں اور چونکہ ہمارا ایمان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے بھیجے ہوئے سچے رسول ہیں وہ اپنی ذاتی خواہش سے کوئی بات نہیں فرماتے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کو وحی ہوتی ہے۔ مَا یَنطِقُ عَنِ الْہَوٰی اور اللہ تعالیٰ کے بتلانے سے غیب کے جو علوم حاصل کریں اُمت تک ان کے پہنچانے میں بخل نہیں کرتے۔ وماھو علی الغیب جو اُن کی زبان مبارک سے عالم غیب کے بارے میں نکلتا ہے وہ بالکل حقیقت ہوتی ہے۔

اور ہم کو اس پر یقین کرنا چاہیے۔ اس لیے صحیح روایات سے عالم برزخ کے بارے

ہیں جو کچھ منقول و ماثور رہے۔ ہم ایمان بالرسالت کا یہی لازمی تقاضا ہے کہ اس پر پورا یقین کریں اور دل وجان سے اُس کو تسلیم کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے بتلا دینے سے ہم کو خبر دی ہے، شہدا کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ ہم پھر زندہ ہوں اور پھر شہید ہو کر شہادت کی فضیلت حاصل کریں۔

بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف اور نسائی شریف سب کتب احادیث میں مشہور صحابی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی جنت میں جاتے وہ پھر کبھی یہ نہیں چاہتا کہ وہ وہاں سے لوٹ کر پھر دُنیا میں آئے۔ اگرچہ اُس کو یہاں آکر دُنیا بھر کی نعمتیں مل رہی ہوں سوائے شہید کے، وہ جنت میں داخل ہو جانے اور وہاں کی ساری نعمتیں حاصل ہو جانے کے باوجود تمنا کرے گا کہ میں پھر لوٹ کر دُنیا میں جاؤں اور وہاں اللہ کی راہ میں لڑ کر پھر قتل ہو جاؤں اور ایسا ایک دفعہ نہ ہو بلکہ دس دفعہ لوٹ لوٹ کر شہید ہوتا رہوں۔ اُس کی یہ تمنا اس لیے ہو گی کہ وہ وہاں جا کر دیکھ لے گا کہ شہادت کی کس قدر فضیلت اور اُونچا درجہ ہے۔

نسائی شریف کی روایت کے الفاظ یوں ہیں: ایک جنتی شخص اللہ کے دربار میں پیش ہو گا اللہ تعالیٰ اُس سے پوچھے گا کہ یہاں جو منزل و مقام تجھے ملا ہے وہ کیا ہے؟ وہ کہے گا اے میرے رب! یہ تو بہترین منزل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اچھا مجھ سے کچھ اور مانگ اور آرزو کر! کہے گا میری مانگ تو آپ سے بس یہ ہے کہ مجھے دُنیا میں پھر لوٹا دیجیے تاکہ میں آپ کی راہ میں دس مرتبہ قتل کیا جاؤں، اور اُس کا یہ مانگنا اس لیے ہو گا کہ وہ وہاں اپنی آنکھوں سے دیکھے گا کہ شہادت کی فضیلت کس قدر ہے اور شہادت کا مقام کتنا اُونچا ہے۔

کتب حدیث میں ایسی اور بہت سی روایات موجود ہیں کہ خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار کی یہ شہادت بہت پسند تھی۔ بخاری شریف، مسلم شریف، نسائی شریف اور موطا امام مالکؒ میں اس مضمون کی متعدد روایات پائی جاتی ہیں۔

بخاری شریف کی ایک روایت کے الفاظ ہیں: ولوددت انی اقتل فی سبیل

اللہ ثم احیا ثم اقتل ثم احیا۔

مجھے دل سے یہ پسند ہے کہ میں اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں

حضرت ابو ہریرہؓ جو اس روایت کے راوی ہیں، تین دفعہ دہرا کر فرماتے کہ اشھد باللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے بالکل ایسا ہی فرمایا تھا۔

شہید کے بارے میں ایک فضیلت کو پیش نظر رکھیے۔ بہت سی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی مرنے والے کو جب قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو وہاں کے سوال وجواب اور منکر نکیر سے گفتگو ایک بہت بڑی آزمائش ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انکم تفتنون فی قبورکم۔ قبر اول منزل من منازل الاخرۃ بھی آپ کا ارشاد ہے۔ اس مرحلے کی آزمائش اور شدت کو ذہن نشین کرانے کے لیے آپ دعا میں ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔ و اعوذ بک من فتنۃ القبر یعنی اے اللہ! قبر کی اس شدید آزمائش سے میں تیری پناہ لیتا ہوں۔

فتنۃ القبر مرنے کے بعد عالم برزخ میں ہر شخص کے لیے ایک شدید مرحلہ ہے، مگر شہادت کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس سے شہید فی سبیل اللہ کو محفوظ رکھتا ہے۔ نسائی شریف میں راشد بن سعدؓ کی روایت ایک صحابی سے ہے کہ ایک شخص نے آکر حضورؐ سے پوچھا یا رسول اللہ، اس کی وجہ کیا ہے کہ شہید کے سوا تمام مومنین کی آزمائش ان کی قبروں میں ہوگی اور شہید کی نہیں ہوگی؟ اس پوچھنے والے کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا: کفی ببارقۃ السیوف علی راسہ فتنۃً۔ اس شہید کے سر پر تلواروں کی چمک جو آپڑی ہے۔ یعنی یہ آزمائش قبر کی آزمائش کے لیے کافی ہو گئی ہے۔ وہ اس آزمائش میں پورا اترا۔ اللہ کے لیے، اللہ کے دین کے لیے اس نے اپنے سر پر تلواروں کی ضربیں برداشت کیں۔ تو قبر میں اس کی آزمائش کی کوئی ضرورت نہ رہی۔

فی سبیل اللہ جہاد کے لیے اور دارالاسلام کی سرحدوں کی حفاظت کے لیے اگر

کوئی مردِ مومن ہر وقت تیار کھڑا ہو اور اس حالت میں وہ اپنی موت بھی مر جاتے تو عنداللہ شہداء کے درجے میں ہے اور وہ بھی فتنۂ قبر سے مامون ہوگا۔

مسلم شریف، نسائی شریف، ابوداؤد شریف اور ترمذی شریف میں متعدد صحابہ کرامؓ سے ایسے مجاہد کے بارے میں جناب رسول اللہؐ کا ارشاد گرامی منقول ہے۔ وجری علیہ عملہ الذی کان یعملہ وجری علیہ رزقہ وامن الفتّان یعنی یہ شخص زندگی میں جو عملِ خیر کرتا رہا وہ جاری رہے گا۔ اس کا اجر یوں ملتا رہے گا کہ جیسا کہ وہ اب بھی یہ عمل خیر کر رہا ہے اور عالمِ برزخ میں اس کا رزق جاری رہے گا (جیسا کہ قرآن مجید میں یرزقون آیا ہوا ہے)۔ اور وہ قبر کی آزمائش سے امن میں ہوگا ایک روایت میں: وفی فتنۃ القبر وفتانیہ۔ قبر کی آزمائش اور آزمانے والے فرشتوں سے محفوظ ہوگا۔ وینمی عملہ الی یوم القیامۃ اور اس کا عمل قیامت کے دن تک بڑھتا رہے گا۔

شہادت فی سبیل اللہ ایک ایسی اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے کہ یہ کفارۂ سیأت بن جاتی ہے، جیسا کہ فرمایا گیا: السیف محاء الذنوب۔ تلوار گناہوں کو مٹا دینے والی ہے۔

مسلم شریف، مؤطا امام مالکؒ، ترمذی شریف اور نسائی شریف میں حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کی فضیلت بیان فرمائی تو ایک صحابی اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ان قُتِلْتُ فی سبیل اللہ أیُکفَّرُ عنّی خطایای۔ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم ان قُتِلْتَ فی سبیل اللہ وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر۔ یعنی یا رسول اللہ! اگر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا یہ عمل میرے گناہوں کے لیے کفارہ ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا۔ کہ ہاں! اگر تو اللہ کی راہ میں ایسا قتل کیا جائے کہ صبر کرنے والا اور اس میں اجر و ثواب کی نیت رکھ کر آگے بڑھنے والا ہو، پیچھے ہٹ کر بھاگنے والا نہ ہو۔ اس شخص نے پھر اپنا وہی سوال دہرایا۔ آپ نے پھر وہی جواب دیا، البتہ اس بار یہ بھی

فرمایا کہ ابھی مجھے حضرت جبرائیلؑ نے کہا اگر کسی کے ذمّے بندوں کا حق ہو تو وہ معاف نہیں ہوگا۔

اسی مضمون کی حدیث مسلم شریف میں ان الفاظ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی روایت سے منقول ہے۔ یغفر للشھید کل ذنب الا الدَّین۔ ترمذی شریف میں حضرت انسؓ کی روایت ہے: القتل فی سبیل اللہ یکفر کل خطیئۃ۔ تو جبریلؑ نے کہا الاَّ الدَّین۔ تو آپ نے بھی فرمایا الا الدَّین۔

اللہ تعالیٰ کو اعلاء کلمۃ اللہ اور اقامتِ دین کے لیے جدّ وجہد اور قتال اس قدر پسند ہے کہ جو بھی اس کام میں لگا ہوا جان لڑا رہا ہو اور وہ شہید نہ بھی ہو تو اُس کو شہدا کا مرتبہ عطا فرماتا ہے۔

ابوداؤد، ترمذی اور نسائی تینوں میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔ جو شخص صدق دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کو اپنی راہ میں قتل ہونے کی سعادت نصیب فرمائے، تو وہ قتل ہوجائے تب اور اپنی موت مرجائے، تب بھی اُس کے لیے شہید کا اجر ہے۔

اسی طرح مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی میں اس مضمون کی ایک اور روایت دوسرے صحابی حضرت سہیل بن حُنیف سے مروی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگے اور صدق دل سے مانگے، تو اللہ تعالیٰ اُس کو شہدا کے مرتبوں تک پہنچا دے گا۔ اگرچہ وہ اپنے بستر پر پڑے پڑے مرجائے۔

ابوداؤد میں ابومالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ جو شخص فی سبیل اللہ، یعنی اللہ کی راہ میں اپنے گھر سے نکلے تو خواہ وہ قتل ہوجائے یا اپنی موت مرجائے، شہید ہے۔ اونٹ یا گھوڑے سے گر کر اُس کی گردن ٹوٹے اور مرجائے۔ کسی سانپ نے کاٹا اور مرجائے۔ یا بستر پر مرجائے، جس طرح بھی مرے وہ شہید ہو کر مرا اور اُس کے لیے جنت ہے۔

اس مضمون کی بے شمار حدیثیں متعدد صحابہ سے منقول ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو

بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہو اور اُس کا خون بہے، قیامت کے دن وہ ایسی حالت میں پیش ہوگا کہ اُس کے زخم خوب فراخ ہوئے ہوں گے اور اُن سے خون بہتا ہوگا، لیکن کیسا خون: اللون لون الدم والریح ریح المسک۔ اس کا رنگ تو خون کی طرح سُرخ ہوگا، مگر اُس سے ایسی خوشبو پھوٹتی ہوگی جس طرح مشک کی خوشبو ہوتی ہے۔

حضرات صحابہ کرام کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایسا یقین تھا کہ اُس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جو لفظ بھی نکلتا وہ اُسے اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر اور وحی الٰہی مان کر فوراً اُس پر عمل کرنے کے لیے تیار ہو جاتے تھے اور ضرورت پڑتی تو جان و مال سب کچھ قربان کر دیتے تھے۔ چنانچہ شہادت فی سبیل اللہ کے بارے میں یہ فضائل و مناقب اور جنت کی خوش خبری سُن کر وہ اللہ کی راہ میں اپنی جانیں یوں ہنسی خوشی قربان کرتے تھے جیسے اُن کے لیے اِس سے زیادہ محبوب اور کوئی بات نہ تھی۔

بخاری شریف میں حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام جب بدر کے میدان میں پہنچے، تو آپؐ نے وہاں صحابہ کرام کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا: قوموا الی جنۃ عرضھا السمٰوٰت والارض۔ اس جنت میں داخل ہونے کے لیے اُٹھ کھڑے ہو جس کی چوڑائی تمام آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ ایک صحابی حضرت عمیر بن الحمام نے کہا "بخ بخ!" یعنی واہ واہ کیا خوب کیا خوب! آپؐ نے ارشاد فرمایا: "اے عمیر یہ تونے واہ واہ کس بنا پر کہا؟ اُس نے جواب میں عرض کیا یارسول اللہ اللہ کی قسم! میں نے یہ اس لیے کہا کہ مجھے اُمید ہے کہ میں بھی جنت میں داخل ہو جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا کہ تو یقیناً جنت والوں میں سے ہے اور اُس نے جب حضورؐ کی زبانِ مبارک سے یہ سُنا کہ "تو جنتی ہے"۔ تو کہا پھر میں جنت میں داخل ہونے میں دیر کیوں کروں۔ اسی وقت پہلے اپنے تھیلے میں سے کچھ کھجوریں نکالیں اور پھر کھانے لگا۔ پھر کہا کہ میں اتنی دیر بھی اِس دُنیا میں کیوں ٹھہرا رہوں کہ یہ کھجوریں ختم ہوں تو یہ زندگی لمبی ہو جائے گی۔

اذھا الحیاۃ طویلۃ کھجوریں پھینک دیں اور آگے بڑھ کر میدان میں لڑنا شروع کر دیا۔ حتٰی کہ شہید ہو گیا۔

ع صلۂ شہید کیا ہے، تب و تاب جاودانہ

بخاری شریف اور مسلم شریف دونوں میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ اُحد کے موقع پر ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا حضور، بتایئے اگر آج میں اس لڑائی میں لڑ کر مارا جاؤں تو پھر میں کہاں ہوں گا؟ حضور نے فرمایا، جنت میں۔ اُس کے ہاتھ میں کچھ کھجوریں تھیں جو وہ کھا رہا تھا۔ وہ فوراً ہاتھ سے پھینک دیں اور کہا کہ کھجور کے ان چند دانوں کے کھانے میں بھی شاید کچھ دیر لگ اور جنت پہنچ جانے میں تاخیر ہو جائے۔ کھجوریں پھینک کر آگے بڑھا اور مردانہ وار لڑتا ہوا شہید ہو گیا۔ (باقی)

اِدارہ کے کرم فرماؤں سے ضروری التماس

● براہ مہربانی ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ وی۔پی۔پی واپس نہ کریں۔ خریداری یا آرڈر منسوخ کرانا ہو تو قبل از وقت مطلع فرمائیں۔ وی۔پی۔پی واپس کرنا ایک اخلاقی کمزوری ہے اور اس سے اِدارہ کو نقصان ہوتا ہے۔

● ادارہ سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

شکریہ

مینجر ادارہ ترجمان القرآن۔ اچھرہ۔ لاہور